میرے دوست میرے بزرگ

جناب غوری صاحب نہایت رحم دل، زندہ دل اور ہمارے لیے ایک دوست اور بزرگ کی طرح تھے۔ ان کا نورانی اور باریش چہرہ دیکھ کر یہی محسوس ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ولی اور اس کے بہت قریب ہیں۔ ان کی وفات کی وجہ سے نہ صرف احسان صاحب وغیرہ، بلکہ میں بھی اپنے آپ کو یتیم محسوس کرتا ہوں۔ مجھے جتنا صدمہ غوری صاحب کی وفات سے ہوا ہے، اتنا میں نے اپنے والد صاحب کی وفات پر بھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ ہماری ہر خوشی میں پیش پیش ہوتے تھے۔

ان کو میں اپنے باپ کی طرح سمجھتا تھا اور وہ ہمیں اپنے بچوں کی طرح سمجھتے تھے، ایک باپ ہی کی حیثیت سے ان کا رعب اور ڈر ہوتا تھا اور اسی حیثیت سے کبھی ان کی حکم عدولی بھی نہیں کی۔ میری کاروباری ترقی اور گھر کے سکون و اطمینان میں بھی ان کا دست شفقت تھا۔ اس حوالے سے وہ ہمیشہ دعا کرتے اور ان کی یہ دعائیں رنگ لائیں۔ وہ نم آنکھوں سے دعا کرتے تو اس سے ہماری آنکھیں بھی نم ہو جاتیں۔ اب ان کے جانے کے ساتھ ہی وہ دعائیں بھی رخصت ہو گئیں۔ ہمارے ذاتی اور گھریلو معاملات میں ان کا مشورہ شامل ہوتا تھا اور وہ اس کے حل کے لیے بہت کوشاں رہتے۔

آخری ملاقات ان کی ذاتی لائبریری میں ہوئی، تو انھوں نے چاروں طرف نظر کرتے ہوئے کہا کہ میرا خواب پورا ہو گیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''تمھارا ہاتھ ہمیشہ دینے والا ہی بنے، نہ کہ لینے والا۔''

اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین

— محمد ارشد اکبر

(عزیز جناب عبدالستار غوری صاحب، کلاسک فوٹو کاپی)

تدوین: شاہد رضا